

## ہندستان کا امیر القیم

از جناب ذاکر حامد علی فان صاحب رام پوری سلمہ بیوی نوری علی لذت

شماں ہندستان میں سرزین لکھنؤ تاریخی اہمیت کی حامل اور اپنی خصیٰ صیات کے باعث آیا۔ خاص قدر منزست اور عظمت دشہرت کی مالک رہی ہے۔ عرصہ دراز سے لکھنؤی و فارسی تعلیم کا گھوارہ اور علماء و فضلاء کا مرجح رہا ہے۔ شاہان اور دوڑ کا عہد درحقیقت تابیں مکان کا دور تھا اور اس عہد میں علماء کی حکومت بھی کیوں کہ سلاطین نے ہمیشہ علماء کی رائے کو اپنے خواں پر فضیلست دی۔ حکایہ اور دعوے کے زمانے میں علم و فن کی سرپرستی کی وجہ سے لکھنؤ کے گرد نوارج میں قصبات تک علم کی روشنی سے منور ہوتے چڑپے سہاںی، گوپامتو، دیوا، جائس، نصیر آباد اور خیر آباد وغیرہ قصبات کے نام آج تک مشہور ہیں۔ اور دو کی نوابی ختم ہو جانے کے بعد انگریزی دولت حکومت میں بھی عربی تعلیم پر لکھنؤ میں انعامات نہیں آیا بلکہ زیرۃ العطا ناظمیہ عربی کالج اور سلطان المدارس وغیرہ عربی کے عظیم الشان ادارے قائم ہوتے جو اورچنڈ کا نامیابی سے چل رہے ہیں۔ لکھنؤ مفتی احمد عبد الحق، مفتی شرف الدین، غلام نقشبند، تراب علی، بحر العلوم، عبد الحليم ملا محمد مسیم، ملا ولی اللہ، عبد الحمی مفرنگی محلی، بسید الدار علی مجتبد، مفتی محمد عباس اور سید حامد حسین موسوی فیض وغیرہ جامع مکالات اور ماہر مفقولات و منقولات فضلائیز کے ہیں جن کی وجہ سے لکھنؤ کا نام ہمیشہ تابندہ در دخل رہے گا۔ لکھنؤ کے قابل فضلاء میں ناصر ملت کی شخصیت بھی ناقابل فراموش ہے۔ طبقہ علماء بالخصوص مشکل ہی سے کوئی ایسا ہوگا جس نے شمس العلی احمد المحقق ناصر ملت ابو الفضل رسید ناصر حسین بنجم الدین موسوی لکھنؤی، کا نام نہ سنا ہو۔ بطور تعارف یہاں آپ کی مختصر سوانح حیات درج کر کے یہ بتانا تقصیود ہے کہ عربی شعر و ادب میں آپ کا کیا مقام تھا کیونکہ ابی علم کے سامنے یہ لاپرواڈ صحیح طور پر نہیں آسکا ہے۔

آپ کی ولادت ۱۸ مئی ۱۹۰۴ء کو لکھنؤ میں ہوتی۔ چون کہ حضرت اسحاقؑ کی تاریخ پیدائش بھی یہی ہے، اس لئے آپ کے عم محمد تم نے بطور تفاصیل اسحاقؑ نام رکھا مگر آپ کے والد سید حامد حسین موسوی متوفی صفر ۱۳۰۶ء نے ناصر حسین نام تجویز کیا اور یہی نام مشہور ہوا۔ آپ کا نسب تابیس داسطوں سے حضرت حمزہ ابن امام موسوی کاظم رضیتھی ہوتا ہے۔ اپنے پدر بزرگوار اور فقیہ محمد عباس الحنفی متوفی رب جمادی ۱۳۰۶ء سے خصوصیت کے ساتھ کسب علم کر کے سولہ سال کی عمر میں شکیل کی اور والد کی حیات میں ہی منصب اجتہاد پر فائز ہوتے۔ اپنے والد کے معمر کہ آراء علمی کا رنگ اسے «عبدقات الانوار» کی تصنیف کے دوران ان کی علمی اعانت کی اور صہیلے میں «صدر المحققین»، کا خطاب پایا۔ مفتی صاحب نے تدریس، امامت اور روایت کی اجازت عطا کی۔ اگرچہ آپ کا لقب بجم الدین تھا مگر حجۃ الاسلام میرزا نے شیرازی اپنے خطوط میں ہمہ شیعہ آپ کو ناچار ملکت ہے، سے خطاب کیا کرتے تھے۔ حافظہ، ذہانت، علمی ہمارت اور اصائب رائے کے باعث عراق کے علماء آپ کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ۱۹۱۵ء میں آپ کو حکومت برطانیہ کی طرف سے «شمس العلماء» کا خطاب بھی عطا ہوا تھا۔

ناصر الملت کو مطالعے کا بے حد شوق تھا کتابوں کے جمع کرنے کی لگن کا یہ عالم تھا کہ اگر خریداری کتب کے لئے رقم نہ ہوتی تو مستورات کے زیورات فروخت کر کے کتابیں خریدتے یہی وجہ ہے کہ لکھنؤ کا کتب خانہ ناصریہ (مکحودہ لا نبریہ) آپ کی مساعی جمیلہ کے باعث مختلف علوم و فنون کی نادر و نایاب اور ثقیل قیمت مطبوعات و مخطوطات پر مشتمل ہے اور با خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ شمالی ہندستان کے شخصی ذخیرہ کتب میں کوئی بھی اور ملکی شیعی لا نبریہ اس کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔

لئے آپ کے شاگرد ریڈ شیخ فدا حسین نے مفصل سوانح حیات کتابی صدورت میں لکھا دراصل تذکرے کو، سبیلۃ الجین، کے نام سے مصنون کیا۔ علاوه ازیں «تاریخ عیار»، ۲۰۰-۳۰۰-۳۰۲، اور «تذکرہ بے بہا»، ۳۲۷-۳۴۳، میں تحقیر سوانح طبع ہو چکے ہیں۔

لئے یہ لقب عوام دنخواں میں سے قدیم قبیل ہوا کہ آپ کے دو لائٹ فرزندوں میں نصیر حسین کو «نصیر الملت»، (متوفی صفر ۱۳۳۴ء مطابق مئی ۱۹۱۶ء) اور «سعید الملت» کے لقب سے نواز آگیا۔

تھے تاریخ عیاس ۲ : ۳۰۰ - ۳۰۲ - ۳۰۴  
لئے اس عظیم علمی سرمایے کے ایک فرزندوں نے بھی، «دافتہ درجہ سخنے، کتاب خانہ کو ترقی دینے میں مقدور بھرنا یا خدمات بنا انجام دیں۔ شاہزاد عمارت بنائی، کتابوں کی حفاظت کا مدققاً، انتظام کیا، استفادے کے پیش نظر مقدمہ فہرستیں فراز دار۔

دیگر مصروفیتوں کے علاوہ ناصر الملکت درس دنیروں میں بھی مشغول رہتے تھے۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست کافی طویل ہے۔ چند نام یہیں : شیخ فدا حسین الحنفی، شبیر حسین جونپوری، محمد حامد زید پوری، مفید حسین زید پوری، اور آباد حسین بخاری، فن کلام، نازنخ اور ادبیات میں آپ کو خوب صیحہ ہمارت حاصل تھی۔ «نفحاتِ لاذہ بارفی فضائل الائمه الاطہار» (۱۶ جلد)، اثبات حدیث رشیس، کتابہ فی ذکر ما ظهر لام المونین من الفضائل يوم خیر، مسند فاطمہ بنت الحسین، نفحاتِ الانشی فی وجوب السوڑ، اسیاغ النابل تحقیق المسائل، کتاب المواعظ، دیوان الخطب، کتاب اللاثار الشیعیہ فی المنشآت العربیہ، اور کتاب لاشنا، اپنی قلمی یادگاریں چھوڑ رکھنے والے میں آپ نے داعیِ اجل کو بیک کیا ہے۔

ناصر الملکت کو تقدیرت نے طبیعت کی موز و بینت سے نوازا تھا اور فطرت میں شحرگوئی کا ملکہ و دلیلت کیا تھا۔ آپ کے فضائل و خطبات میں زبان و بیان کی خوبیاں بکثرت موجود ہیں۔ آپ کا عربی کام ایذاں اور سوچیت سے پالیے۔ برحبہ اشعار للتحتی تھا اور دو روز تعلیم ہی میں عربی اشعار کہنے لگے تھے۔ سید محمد باقر تحفیم آبادی متوفی ۱۲۹۵ھ اور محمد حسین خاں متوفی ۱۳۹۶ھ کے انتقال پر ملال پر مرثیے لئے۔ دو نوں مرثیوں کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں :۔

ابن اصحابِ معاملی مَنْ مَضَوا      ابن ادبِ اهلِ ادب

(سید محمد باقر روم گزے ہوئے صاحبانِ کمال کی اولاد پاپیکار و فنا اور ادب کے فرزند تھے)

قد افیضُ الْخُلُقَ مِنْ احسانٍ      واجتنوا مِنْ جُودِ الْزَّهْرَ اِلَّا دَبَبَ

(ملبوق اُن کی احسانات سے فیض یاب ہوئی اور ان کی جود و عطا سے لوگوں نے ادب کے شکر فی پختے)

ثُمَّ مِنْ تَأْيِيدِ خَلْقِ السَّمَا      لَا حَلَّتِ تَارِيخَهُ «بَحْرُمَ غَرْبٌ»<sup>۱۲۹۶</sup>

(خالق سما کی تائید سے متوفی کی سرحدت "بحیر غرب" الفاظ میں میرے لئے منکشت ہوئی)

بُكَاءٌ عَلَى مَنْ حَصَادَ مَرَّا فِرَاقَةً      وَاصْبَحَتْ هَزْزَ وَمَأْبُعدَ وَصَالَهُ

دیں اُس پر روتا ہوں جس کے فراق میں تلخی کھلی ہوئی ہے اور اس سے ملاقات مکن مہبونے کی وجہ سے میں خستہ رہنی تھیں<sup>۱۲۹۷</sup>

قضی خبہ، ھفی علیہ فاتحہ      لقد کان عشیق الطہ وآلہ  
 دھ رخصت ہو گیا اس کے استقال پر میں محنت بخوبی ہوں کیوں کہ اسے نبی اور آل بنی سے عشق تھا)  
 وفا خست دموع من عیون لفقدہ      لما کان حمد و حامی جس خصالہ  
 (اس کی ذات پر آنکھوں سے سیل شک و ان ہو گیا کیوں کہ دھ اپنی حسینیت کے لحاظ سے قابلِ ستائش تھا)  
 تاریخی کاملہ فیماہ من خصوص      وقد فاق اقرانا بی طفت مقالہ  
 (اس نے اپنی خصوصیات کے بیل پر رتبہ کمال حاصل کیا اور اپنی شیرینی گفتار کی بدولت ہمہ فرش پر فوکیت پائی)  
 إذا فات حرف الوصل بعد فراقہ      فارّخ "ہلال غائب قبل کمال"

(ذات کے باعث جب دصل کا پہلو ختم ہو گیا تو "ہلال غائب قبل کمال" (یعنی مکمل ہونے سے پہلے ہی ہلال پوش ہو گیا) کے الفاظ سے سند ذات معلوم کرلو۔)

تجھب خیز امر یہ ہے کہ موصوف کی تعلیم و تربیت لکھنؤ میں ہوتی اور برادر راست عربوں کی صحبت سے  
 فیضیابی کا موقع نہیں ملا لیکن اس کے باوجود عربی دانی اور عربی شعر گوئی میں آپ کا مقام اس قدر بلند ہے کہ  
 اہل علم کو اس بارے میں آپ کے کمال کا معتبر ہونا پڑا۔ جب مزا علام احمد قادر اپنی نے اپنے دعویٰ بیوتو کے  
 استدلال میں "قصیدہ سیجیہ احجازیہ" کو مجزہ نہایا اور قرآن مجید کے مانند قصیدہ مذکور کو تحری کئے تھے پیش کیا تو  
 اس کے جواب میں اہل سنت (مسلمانوں) نے موصوف کے، البر المفوت، اور ذات القدر،  
 نامی دو قصیدے اس دعویٰ بیوتو کے ابطال کے لئے پیش کئے۔ ان قصیدوں کی رواني، سلاست،  
 زبان و بیان کی پاکیزگی، الفاظ کی عمدگی، برعکس ترکیبوں، اظہار خیال کے انداز، بندش، چستگی اور رسمتگی غرو  
 کے سامنے قصیدہ مسیحیہ کا رنگ پھیکا نظر آتا ہے۔

استاد محمد عجلان مصری نے اپنے ایک مقالے میں ناصر الملکت کے بارے میں بڑی اچھی رائے کا اظہار  
 کیا ہے۔ لکھتے ہیں گہ ناصر حسین شیعی علماء ادبیا کے مرکز، ہماؤں اور غریب امطنوں کی پناہ گاہ صاحب

لہ جل جلالہ ۲: ۸۲  
 شہ ماہنامہ البیان ۲: مدد ۱: ۸۳

عبد کی طرح سخن، شعر اکامرجع اور سیف الدولہ کی یادگار ہیں مان کا مکان شیعی ادب کا بازار ہے تاہی  
ہری ناصل نے قصیدہ «ذات الاتخار» کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کرتے ہوئے عربی ادب میں آپ  
ہمارت کو تسلیم کیا ہے :-

مالی اسری لیلیقی حقت بانوار کانہابضنیاہاذاتِ اقسام

رکیا بات ہے کہ آج کی رات نو زمین ہنا تی ہوتی ہے اور اسی جگہ گاربی ہے گویا مستعد ماہتاب ہنسیا پاشیا کر جب ہوں (کوئی بھوٹ)

خود جسیان مَصَانْ شَخْصُهَا ابْدًا وَخَنْوَعُ غُرَّتْهَا تَبْرِيقُ أَبْصَار

ت کی سیاہی کا علامت ہمیشہ تازہ، حسین اور دل کش ہوا کرتا ہے اور اس کی پیشانی کا نزراً انکھوں کو بیڑہ کرنے دیتا ہے)

بِأَفْتَلِ وَأَمْعَاهِتِي بِهَا امْتَلَقَتْ انجادُ ادْرِضِ حِمَا هَا بَعْدُ أَغْوَار

ت کے نازک مٹکے جُدا ہو گئے، اسی لئے زمین کے بلند حصے خوب روشن ہیں، البتہ غاروں اور گردھوں کی گہرائی  
ات کی تمام تاریکی کو اپنے اندر محفوظ کر لیا ہے)

إِلَّا بِطَيِّبِ شَذَّاهَا الْفَاغِمُ السَّارِي لا يَعْرِفُ الْحَسْنَى هَمَشَا هَا وَانْجَهَهَا

زد اپنی پوری کوشش۔ اپنی اسی طرح میری، محبوبی کی گزرگاہ ملپتہ نہیں چلا سکتا ہاں اس لئے عطر کی خوبیوں نے

لواح کو معطر کر دیا ہے، اس کی راہ کا پتایتی ہے)

سَمَاءُ فِي دَيْعٍ هِيفَاءُ فِي عَنْجَ فَرِعَاءُ فِي أَرْجٍ بِي ضَنَاءِ مِعْطَار

ارنگ۔ گندمی اور آنکھیں بڑی بڑی اور سیاہ ہیں، وہ پیلی کمراون نازد دادا دالی ہے، اس کی زلفیں خوبصوردار اور

بل، وہ حسین اور خوبصوریں بھی ہوتی ہے)

احباب عبد متومنی ۲۸۵ھ میڈ الدولہ فاطمی اور اس کے انتقال کے بعد اس کے بھائی کا وزیر رہا۔ وہ علم و فضل،  
اسلوب ادبیت رائے میں بے مثال تھا۔ صاحب تصانیفت ہونے کے علاوہ خود شاعر تھا اور شعر کا قدوں  
حالات زیادہ تر عربی کتب تذکرہ میں طبع ہو چکے ہیں۔

ہلیف الدولہ ہمدانی متومنی ۲۵۶ھ عالی ہمسٹ، بسی جو مدد، بہادر فاتح، تعلیم یافہ، علم و فن کا مری اور  
ناعم بنی کا مددوح تھا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوو:- نیمتہ الدہر ۱: ۲۲- ۸؛ الوقیات ۱: ۳۶۳؛ زبدۃ الحلب

(۱۵۱)

ام الرضوان ۳: عدد ۸ و ۹: ۲۸

لِيَاءُ فِي شَتَّى كَالْرَاحَمِ مِنْ عَنْبَرٍ تَحْدُو عَلَى طَرِيقِ مِنْ غَيْرِ اسْكَار  
راس کے دامت سفید اور چک دار ہیں اور ان کی جڑیں سیاہ ہیں انگور کی شراب۔ وہ بن پئے بھی سورہ میں رہی۔  
فرط طرب سے لکھیں یا کرتی ہوئی چلتی ہے)

فِي خَدِّهَا شَفَقٌ، فِي شَعْرِهَا غَسْقٌ فِي وَجْهِهَا فَلْقٌ يَبْدُو بِإِسْخَادِ  
رشق اس کے رخسار میں لکھی ہوتی ہے اور رات کی سیاہی اس کی زلفوں میں گز قتا اور سپیدہ سحر اس کے ہمراہ  
سے نبودار اور وہی صبح کی روشنی کا باعث ہے)  
اسْتَذْعَلَانَ كَأَكْهَنَا هُنَّا كَيْهَنَّا كَيْهَنَّا كَيْهَنَّا كَيْهَنَّا كَيْهَنَّا كَيْهَنَّا  
استذعالان کا کہنا ہے کہ یہ قصیدہ عرب کے ذوق کے مطابق محبوبہ کی تعریف سے جس کی ابتداء کی گئی  
اس کے حسن و جمال کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس کے الفاظ و معانی قدیم عربی اور  
آئینہ دار ہیں یہاں تک کہ اگر یہ شعر

لَا يَعْرِفُ الْجَنِّ حَمْشَا هَاوَانَ حَمْدَهَا إِلَّا بِطِبِّيَّتِهَا الْفَاعِلُ السَّارِي  
امراء القیس کے دیوان میں لکھ دیا جاتے تو صاحب دیوان کی طرف اس شعر کی نسبت میں  
شک نہیں ہو سکتا۔

افسوس کہ ہندستان میں عربی زبان کے اتنے بڑے شاعر کی تمام تخلیقات کو محفوظ نہیں  
جا سکا اور آج بقین کے ساتھ موصوف کے عربی کلام کی مقدار بتانا بھی ممکن نہیں۔ غالباً موہ  
نے ازره انکسارا پنے کلام کو وقیع نہ سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کا اہتمام نہ کیا۔ اسی طرح ہند  
کے اکثر عربی گو شعر اکا کلام صنائع ہوا ہے۔ کاش کوئی آپ کے متفرق کلام کو جمع کر کے دیوان کی صورہ  
مرتب کر دے تو ایک طرف عربی ادب کی خدمت انجام پائے اور دوسری جانب ایک ایسی چیز مخف  
ہو جائے جو ملک کے لئے باعث نازش ہے۔

لئے امراء القیس وہی ادب لے چوتھی کے شاعروں میں سے ہے۔ بعد والوں نے زبان و بیان میں اس کی پیری دی  
اشیا کے واقعی اوصافات کو تفصیل سے بیان کرنے اور نادر تشبیہات کے استعمال میں ممتاز ہے۔ شعری عوام سے ا  
کلام کا دامن بھرا ہوا ہے۔

لئے ماہنامہ الرضوان ۳ : عدد ۴۵ : ۱۱

مجھے اپنی رسمی رچ کے دوران "قصائد مخلص بہجۃ الادب" میں آپ کے دو سوچ پریں شعار کے پانچ قصیدے بتایا ہوتے تھے۔ "الکواکب الدریہ" (ص ۵۵ و ۶۳ و ۱۲۶) اور "تجلی نور" (۸۲: ۲) میں جزد طبعہ شعار ملئے ہیں۔ ذیل میں چند اشعار بطور نمونہ درج ہیں : -

### قصیدہ 'البر المغوف' کے دو شعر

حَانَ الرَّبِيعُ بِعْدَكَ وَعَتَادَ      وَأَقْبَلَ بَعْدَكَ أَعْظَمُ الْأَعِيَادَ  
وَمِنْ بَهَارٍ أَنْبَى بُورَنَے ساز و سامان کے ساتھ آگیا ہے اور ساری عیدوں سے فائق تراپک عید (نوروز شمسی) اپنے  
(انہ لے آیا ہے)

يَوْمَ بَدَءَ أَضْنَى الرِّيَاضِ كَانَهَا      حُلُلٌ مَفْوَقَةٌ مِنْ الْأَبْرَادِ  
لَرْنَ باغات ایسے لگتے ہیں گویا دھاری دار بیادروں کے بیڑیں لباس زیب تن کتے ہوتے ہوں)  
صوب العہاد، نافی قصیدے کا مطلع  
وَجَفَّ الْفَوَادُ بَلْغَ حَبَّ مَعْنَفَةَ      مِنْ نَاحِلٍ صَبَّتْ كَثِيرٍ مُدْنَفَةَ  
لے کے مارے لا غرف ناتوان اور غمگین عاشق کے قلب کو محبت کے سانپے ڈس لیا، چنانچہ وہ ایسا خشک  
یا ہے کہ خون کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہا)

### مرثیہ اہل بیت کے چار استراتی شعر

مَا الْمَعْوَالُ مَا ظَلَمَتْ أَقْطَارُهَا      وَتَغْيِيبَتْ مِنْ أَهْلِهَا أَنْوَارُهَا  
(کیا ہو کہ اطرافِ عالم تیرہ و تارہ ہو گئے اور اہل دنیا سے عالم کی تمام روشنیوں نے اپنا منہ چھپا یا۔)  
مَا الْخَطُوبُ تَتَابَعُتْ وَتَوَارَتْ      وَتَضَافَرَتْ، فَتَعَاذَمَتْ آتَارُهَا  
یا ہے کہ مصیبیں یکے بعد دیگرے تاتا باندھے ہوئے چلی آرہی ہیں اور اپنے دامن میں مزید حوادث کو لئے  
لیا ہیں، چنانچہ ان کے اثرات بھی عظیم ترین ہیں)

موعِد قصائد بہجۃ الادب

یعنی

ایضاً

مَا لِلنُّوَافِتِ أَهْبَلَتْ بِجَمِيعِهَا      حَتَّى عَلَاهَا مَمْأَعُ غَيَارُهَا

داسیے مصائب کا کیا نکانا جو شکر دل کی شکل میں جملہ کریں اور ان کا گرد غیار آسمان سے بھی بلند ہو جائے ہے

مَا لِالْبَلَدِ يَا قَدْ أَنْتَ فَكَانَهَا      قَطْعُ الْلَّيَالِ الْسُّودَ تَشَرِّفُهَا

(ایسی بلاؤں کے بارے میں کیا کہا جاتے جو آئیں تو گویا تمی ہمینکی آخری نیرہ و تاریخوں کے اجزا ہوں اور ان کی

محلچ ثبوت نہ ہو)

موصوف مراسلت میں اکثر فی الجدید یہ اشعار لکھتے اور تحریر کرتے۔ چنانچہ محمد مہدی ادیب مصا  
آبادی متوفی ۱۳۱۴ھ کو در خطوط میں حسب فیل اشعار لکھتے تھے:-

إِلَّا إِلَهٌ يَحْكُمُ الظَّالِمُونَ إِلَّا إِلَهٌ يَظْلِمُ الظَّالِمُونَ

(اسے بھرپکڑ جو سلام و مجزن رہتا ہے اور ایرماں کی مانند سالموں کو خشن سے نوازتا رہتا ہے۔)

هَنِئَّا لَكَ الْمَجْدُ الْمُؤْتَلِّ دَاعِمًا      وَعِيدًا أَتَى بِالسَّعْدِ كَالْغَيْثِ هَامِرًا

ر غلطت پاہدار ہمیشہ آپ کو بیار کر رہے اور عید بھی آپ کے لئے باعث برکت ہو جو بے کاشا بر سانے والے اپنی م  
سعادت لے کر آئی ہے)

تَقْبِيلٌ عَنْكَ اللَّهُ شَهْرٌ صِيَامٌ هَذِهِ كَانَ شَاكِرًا

ر قد اذند عالم آپ کی عبادت یعنی ماہ صیام کے روزے اور زکوٰۃ قبول فرماتے۔ بے شک ائمہ عبادت کا بدله د  
ہ والا ہے)

وَدَاهُمْ لَكَ الْعَزَّ الْمُشَيدُ مِوْطَدًا      وَجَامِعُ دَهْرِ النَّاسِ كَالْعَبْدِ دَاخِرًا

(خدا کرے کہ آپ کو دلخی عز و جاہ نصیب ہو اور زمانے کی سرکشی ہمیشہ علام کی طرح ذیل بن کر رہے)

وَلَا حُرْقَتْكَ النَّاثِبَاتُ عَظِيمَةٌ      وَلَا زَلَتْ مَنْصُورًا وَلَا ذَلَتْ تَناصِرًا

آپ پر مصائب نازل نہ ہوں۔ خدا سدا آپ کی مدد فرمائے اور آپ ضرورت مندوں کے میں و مسدودگار رہا

يَا مَنْ لَسْتُمْ عَذَابَ الْعَلِيَاءِ      وَحْيٌ حِمَاهَا بَالِيدِ الْبَيْضَاءِ  
رَمَدَوْحَ كَوْمَاعَ طَبَ كَرْكَهَ كَهْلَهَتَهَ كَأَسَّ خَصَّ جَوْبَلَنْدَى كَعَكَهَتَهَ كَأَنَّدَهَتَهَ پَرَسَارَهَ بُولَگَيَا اُورَرَشَنَ بَالْخَدَهَ كَذَرَيَهَ بَلَنْدَى كَي  
(مدد کو محفوظ کر لیا۔)

### قد حُرِّقتَ غَايَةَ كُلِّ فَضْلٍ نَاصِعٍ      بِتَوَاسِعِ الْأَبْنَاءِ لِلَّآبَاءِ

(اے مددوح توئے ہر ایک خالص خوبی کی انتہا کا احاطہ کر لیا ہے وریہ بات توئے آباد اجداد سے زراثت میں پائی ہے۔)

### وَنَشَأَتْ قِدْمَاتِيْ جَوْدَعَوَانَكَ      مُتَرْعِعًا مِنْ حِسْنَتِيْ الْكَرْمَاءِ

(قديم زمانے میں ہندب شخاص کی گود میں تیری نشوونما ہوئی تا انکہ شرف کے حقیقی فرزند ہوتے کی جیشیت سے جوانی کے  
مرتبے تک پہنچا۔)

### وَغُدَيْتَ مِنْ وَتَرِ السَّمَاوَالنَّدَى      حَتَّىٰ كَانَكَ مُفْرِسُ الْإِسْدَاءِ

(جود و سخاوت کے درود سے تجھے فزادی گئی یہاں تک کہ تواحان کاشکار کرنے والا ہو گیا ہے)

### وَعُرِفَتْ بَيْنَ ذَوَيِ النِّبَاهَةِ وَالْعُلَىِ      بِتَوْسِعِ الْإِخْلَاقِ وَالْأَمْلَاءِ

(شرف اور عالی رتبہ انسانوں میں تو وسعت اخلاق کے لئے مشہور و معروف ہے۔)

### وَجَمِعَتْ بَيْنَ تَوْدَدِ وَتَؤَدَّةِ      وَجَيْيَةَ مُحْمُودَةَ وَإِبَاءِ

(نئی مختلف ستودہ صفات اپنے اندر جمع کر رکھی ہیں جبکہ دوستی، متانت و بخیدگی، قابل تعریف حیثیت، ذات سے انکار)

### وَكِرَامَةً وَشَهَادَةً وَصَرَامَةً      وَعَزِيمَةَ كَالْسَيِّدِ حَلِينَ مَضَاءِ

(زست دشرافت، ذکاء و ذردوہی، دلیری و زیری اور تیری سے کامنے والی تواریخی طرح محکم ارادہ)

### أَحْرَذْتَ أَصْنَافَ الْمَكَارِمِ كَلَهَا      وَلَعْتَ بِالْإِبَادَاعِ وَالْإِبَدَاعِ

(نے فضائل کی ساری قسموں کا احاطہ کر لیا ہے۔ تو کام کو خوش اسلوبی سے پورا کرنا اور حیرت انگیز کارناموں کی انجام ہی پر فرمائیں)

### وَلَقِدْ أَتَانِي الْلَّيلُ مُتَكَبِّرِيَةً      حِينَ أَخْزَلْتَ لِشَدَّةِ الظُّلَمَاءِ

(لے آپ کے متعلق آج رات ایک حیرت انگیز واقعے کا علم ہوا اور وہ یہ کہ جب تو شدید تاریکی میں آرام گاہ کی طرف

اروانہ ہوا۔)

أَنْ قَدْ قَصَدَتِ الْمُسْتَرَاحَ لَكِ يَهُ تَرَاحَ حِينَ تَرَاحُمَ الْأَهْسَاءِ  
 دَارَامَ كَنَّهَا كَارَادَهَا أَبَنَهُ صَرَفَ اسْلَئَ كَيَا هَقَا كَأَرَامَ كَزَرَيَّهَا تَارِيَّجُونَ سَهَبَاتَ مَلَ جَاهَهَا - )

فَنَظَرَتِ فِيهِ حَيَّهَا نَفَّا ثَةً سُودَاءً مِثْلَ الدِّلَلَةِ الْلَّيلَاءِ  
 رَتَأَبَنَهُ رَاتِ مِيلَنَهُ كَارِيَّهَا مَارَنَهُ وَالْأَيْكَ سَانِپَ دِيَكَهَا جَوَهَنَهَا يَتَ تَارِيَكَ رَاتِ كَيِ طَرَحَ سِيَاهَ هَقَا هَعَ  
 قَتِبَادَرَ الْخَدَأَمُ حِينَ دَعَوَهُمَ وَأَمْرَتِهِمْ بِالْمَحَ وَالْأَيْمَاءِ  
 رَجَبَ آبَ نَلَ مَلَزِيَنَ كَوَبَكَارَا وَرَسَانِپَ كَيِ طَرَفَ اشَارَهَ كَرَكَ مَارَنَهُ كَأَحْكَمَ دِيَا تَوَخَّدَامَ لِيَكَ كَرَأَجَزَرَهُ )  
 يَوْذَونَهَا حَاضِرَيَا وَدَلَكَا بِالْتَّعَا لَ وَبِالْعَصِّيَّ كِشِيمَةَ الْأَعْدَاءِ  
 رَسَانِپَ كَوَلَأَجِيَّهُونَ سَهَهَ كَرَهَكَانَهُ لَكَادَيَا وَرَجَوَنَهُ سَهَهُ اسَ كَوَسَلَ دِيَا - انَ كَاهِي سَلُوكَ بِاَمْلَ دَشَنَ صَفَتَ جَيَا هَعَا )  
 حَتَّى دَمَوْهَا جِيفَهَ مَطْرُوحَهَ بَحْزَوْذَةَ الْأَعْضَاءِ وَالْأَشْلَاءِ  
 ( يَهَا تَكَ كَأَخْنَوَنَهُ سَانِپَ كَوَبَيَهَ جَانَ كَرَدَيَا ، اسَ كَأَعْضَاءَ كَمَكَرَهَ مَهْرَهَ مَهْرَهَ دِيَيَهُ - )  
 كَانَتْ كَحَالَكَةَ الْخَوَافِيَ شَحَّهَهَ وَتَدَرَّعَتْ بِمَدَارِعِ الظَّلَمَاءِ  
 دَسَانِپَ كَيِ چَهْرِيَ سِيَاهَ كَوَنَ كَيِ پَرَوَنَهُ سِيَاهِيَ جِيَيَهُ اَوْرَتَارِيَ كَيِ زَرَهُونَ كَوَزَيَّهَ تَنَهُ كَهَنَهُ تَهَقَّهَ )  
 فَوَقَّاَكَ رِيَكَ شَرِكَلَ مَلِيَّهَهَ خَشِيشَهَهَ وَبَلِيَّهَهَ فَقَمَاءِ  
 ( خَدَآبَ آبَ كَوَهَرِيَ مَصِيبَتَ اَوْرَخَوَنَهُ تَاكَ تَكَلِيفَتَ سَهَهَ مَحْفُوظَرَكَهُ - )  
 وَرَغْيَ عَدَاتِكَ بِالْطَّوَادَقَ وَالَّتَّ حَوَازِبَ بِالْبَلِيَ وَأَبَادَةَ الْخَضَّوَاءِ  
 آبَكَ دَخْنَوَنَهُ پَرَجَوَادَثَ رَمَصَانَبَسَ طَرَحَ نَازِلَهُونَ كَوَهَ آزَمَائِشَهُنَ مَبْتَلَاهُونَ اَوْرَأَنَهُ سَرِبَرَ وَشَادَابَ كَعَيْتَيَ تَيَاهَ بِهَجَانَهَ )  
 مُحَمَّدُ خَيْرُ الْبَرِيَّهَ وَالْوَرَى وَأَخِيهِ صَاحِبِيَّهَ الْأَسْرَاءِ

مَيَّنِي دَهَا مِنْ يَهِرِينَ مَلْقُوقَ جَنَابَ نَبِيَ كِيمَ عَلَيَّ الصَّلَوةُ وَالْإِسْلَامُ اَوْرَشَبَ عَرَاجَ كَهَسَهَتَهُ اَنَ كَعَمَ زَادَ بِهَعَانَ حَفَزَ عَلَيَّ كَادِيلَهَ اَهْتِيَارَهَ كَرَهَهُونَ )  
 وَبَنِيهِ اَرِكَانَ الشَّرِيعَهَ وَالْهَدَى اَعْلَامَ دِينِ مَكْمَلَ التَّعَهَاءِ

رَعَاهِينَ اَنَهُ كَأَوَادَ كَأَبِيَ وَاسْطَبَجَوَشَرِيعَتَ اِسْلَامُ اَوْرَهِدَاهِيَتَ كَهَرَانَهُنَهُ دِينَ اِسْلَامَ كَهَشَانَ اَوْرَغَمَتَهُونَ كَيِ تَكِيلَهَهُ دَلَهُهُنَهُ )  
 حَسَلَى عَلَيَّهِمَ رِبَهُمَ بِتَصْنَافَرَ وَتَدَادَكَ مَسَالَحَ اَبَنَ ذَكَارَهُهُ -  
 انَ كَارِبَأَنَهُ بِرَهَهُ دَرَبَهُهُ رَحْمَتَ نَازِلَهُ فَرَمَاتَهُ اَوْرَيَهِ سَلَدَأَسَ وَقَتَ تَكَ جَارِيَهُ رَهَهُ جَبَتَكَ آفَتَابَ طَلَوعَهُوَتَارَهُ )